سیرت میں تحریف

Distortion in Biography

Rasul Jafirian
University of Tehran, History of Islam Department, Tehran, Iran.
Website: https://www.rasul-jafarian.com/

Translation By:

Syed Abu Raza
Lecturar Jamia Al Raza, Bara Khau, Islamabad.
E-mail: Noor.marfat@gmail.com

Syed Musaddiq Abbas
Ph.D. Research Scholar, Islamic Studies, My University, Isalamabd.
E-mail: musadiq1472@gmail.com

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Abstract:

This paper is a continuation of the series of articles taken from the book "Political History of Islam - Biography of Rasool Khuda" by the famous researcher and historian, Ustad Rasul Jafirian. In the previous articles, a research work from Rasul Jafirian has been presented regarding the historical mentality and heritage of the Arabs before the emergence of Islam, historiography and its types among Muslims after its emergence and biography among muslims. In the same way, a complete introduction to the biography of the great biographers from the beginning of Islam to Aban Ibn Uthman - an important biographer of the 2nd century -has been presented.

In the present paper, a detailed research discussion has been presented on the causes and factors of distortion in biograpy in the writings of Muslim biographers. This paper presents the historical patterns of distortion in biography and describes its causes and motivations. According to Ustad Rasool Jafarian although the biographers' best motive in biographical writing

was the description of the life of the Messenger of God (PBUH), but gradually some such motivations were included in this work which led to the distortion in the biograpy. The pre-Islamic factionalism of the Quraysh, the mutual differences between the Muslims of the early days of Islam about Caliphate, and the coming to power of the Umayyads and getting their favorite biographies from the biographers for their political purposes, these were the excellent factors that contributed to the distortion of biography.

In his book, the author presents some evidence of the distortion in biography due to the personal devotions of the biographers themselves, as well as he exposes the demands and orders of distortion in biographies by some Muslim rulers, such as Umayyad rulers, and the Zubari dynasty. According to the author, some Muhadditheen also made distortions in the narration of the hadiths under the motivation of religious bias, the evidence of which are presented.

Key words: Biography, Biographers, Distortion, Bias, Evidence, Rasul Jafirian.

پیش نظر مقالہ معروف محقق و مؤرخ، استاد رسول جعفریان کی کتاب "تاریخ سیاسی اسلام-سیرتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"[1] سے ماخوذ سلسلہ مقالات کا تسلسل ہے۔ سابقہ مقالات میں ظہورِ اسلام سے پہلے عربوں کی تاریخی ذہنیت اور تاریخی میراث، ظہورِ اسلام کے بعد مسلمانوں کے ہاں تاریخ نگاری اور اِس کی اقسام، نیز سیرت نگاری اور سوانح نگاری پر استاد رسول جعفریان کی تحقیقات پیش کی جاچکی ہیں۔[2] اسی طرح مسلمانوں کے ہاں سیرت نگاری کے آغاز سے لے کر دوسری صدی کے ایک اہم سیرت نگار ابان ابن عثمان تک کے عمدہ سیرت نگاروں کی تالیفات کا مکمل تعارف پیش کیا جاچکا ہے۔[3]

پیشِ نظر مقالے میں مسلمانوں کے ہاں سیرت میں تحریف کے اسباب و عوامل پر تفصیلی تحقیقی بحث پیش کی گئی ہے۔اس مقالہ میں سیرت میں تحریف کے انگیزے اور تاریخی نمونے بیان کیے گئے ہیں۔ دراصل، مصنف، استاد رسول جعفریان مدعی ہیں کہ اگرچہ مسلمان سیرت نگاروں کا عمدہ انگیزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا بیان تھا،

تاہم آہستہ آہستہ اس کام میں بعض ایسے انگیزے شامل ہو گئے جو سیرت میں تحریف کا موجب بنے۔ قریش کی قبل از اسلام کی دھڑے بندیاں، خلافت کے معاملہ میں صدرِ اسلام کے مسلمانوں کے باہمی اختلافات اور بنی امیہ کا بر سر اقتدار آنا اور اپنے سیاسی مقاصد کے لیے سیرہ نگاروں سے من پسند سیرت لکھوانا، یہ وہ عمدہ عوامل تھے جو سیرت میں تحریف کا موجب بنے۔
مصنف نے اپنی کتاب میں خود سیرت نگاروں کی اپنی طرف سے ذاتی عقیدتوں کی وجہ سے سیرت میں تحریف کے بعض شواہد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بعض مسلمان حکمرانوں، جیسے مروان ابن حکم، اموی حکمران، اور زبیری خاندان کی طرف سے سیرت نگاروں سے تدوین سیرت میں تحریف کے تقاضوں اور احکامات سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ مصنّف کے مطابق بعض محدثین نے بھی روایات سیرت کے بیان میں مذہبی تعصب کے انگیزے کے تحت تحریف کی جس کے شواہد موجود ہیں۔
یہ مقالہ دراصل، ہمیں تاریخِ اسلام کے مطالعہ میں ہمیشہ اِس امر پر توجہ مرکوز رکھنے کی دعوت دیتا ہے کہ سیرت نگاروں نے جو کچھ لکھ دیا ہے، وہ سب صحیح اور حرفِ آخر نہیں ہے۔ اصل حقائق تک پہنچنے کے لئے مختلف تاریخی اسناد اور آراء کا مطالعہ ضروری ہے۔

کلیدی کلمات: سیرت نگاری، تحریف، تعصب، شواہد، رسول جعفریان۔

سیرت نگاری

سیرت رسول خداﷺ اوراس کی جزئیات کو محفوظ رکھنے کے شدید جذبے کے ساتھ ساتھ، سیرت نگاری میں کئی ایسے عوامل بھی کارفرما تھے جنہوں نے سیرت کی اخبار و روایات میں تحریف اور انہیں مسخ کرنے کے رجحان جنم دیا۔ اِس رجحان کا موجب سیاسی اور فرقہ وارانہ تقسیم کے ہمراہ قبائلی تقسیم بھی ہو سکتا ہے۔ نیز سیرت نگاروں کی صحیح روایات کو الگ کرنے سے بے توجہی اور ہر مطلب اور ہر خبر کو جمع کرنے پر توجہ، سیرت کی کتب میں کافی بگاڑ کا موجب بنے۔

واضح رہے کہ رسول اللہﷺ کی رحلت کے بعد سیاسی معاملات میں قریش کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے اور ماضی کے قبائلی تنازعات میں جکڑے سیاسی دھڑے بندیوں کی وجہ سے ایک گروہ کے مفادات دوسرے گروہ کے مفادات سے الگ ہو گئے۔ سن ۴۱ھ میں بنی امیّہ کے بر سر اقتدار آنے اور ان کے حضرت علی علیہ السلام اور انصار کے مقابلے پر سابقہ خلفاء کی بھرپور حمایت اور دفاع سے اس تنازعہ میں مزید شدت پیدا ہوئی۔

اس کی بناپر اسلام کے ابتدائی دور کے واقعات اور رسول خداﷺ کی مخالفین اور حامیوں کے بارے میں ان گروہوں کا نظریہ اور روّیہ مختلف ہو سکتا تھا۔

ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیرت میں پایا جانے والے بگاڑ اور تحریفات کا سبب وہ رجحان اور تمایل تھا جس نے بعض دھڑوں کو اونچا اور بعض کو نیچا دکھانے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر تاریخ میں بیان ہوا ہے کہ ہشام بن عبد الملک اموی (خلافت از 105 تا 125) نے شیعہ رجحان رکھنے والے اعمش (م 148) کو لکھا: میرے لئے عثمان کے فضائل اور علی کی برائیاں لکھو۔ اعمش نے ہشام کے خط کو بھیڑ کے منہ میں ڈال دیا اور اس کے بعد اسے جواب میں لکھا کہ: "اگر اہل زمین کے تمام مناقب عثمان کے لئے ہو جائیں اور ان کی تمام برائیاں علی کے لئے ہوں تو تجھے اس کا نہ کوئی فائدہ ہو گا اور نہ کوئی نقصان۔"[4]

ایک اور روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ معمر نے ابن شہاب زہری سے صلحِ حدیبیہ کے معاہدہ کے کاتب کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: علی علیہ السلام۔ پھر زہری نے مسکرا کر کہا کہ: اگر آپ یہ سوال ان (امویوں) سے پوچھیں گے تو وہ کہیں گے: عثمان![5] نیز مدائنی نے نقل کیا ہے کہ ابن شہاب نے مجھے بتایا: ایک دفعہ عراق کے اموی حکمران خالد بن عبد اللہ قُسری (م 126) نے مجھے انساب پر کتاب لکھنے کا کہا۔ میں نے مُضَر سے نسب کی ابتداء کی۔ چند دن بعد اس نے مجھے کہا کہ اسے چھوڑو اور میرے لئے سیرت کی کتاب لکھو۔ میں نے کہا: علی بن ابی طالب علیہما السلام کے بارے میں روایات کا کیا کروں، کیا میں انہیں لکھوں؟ اس نے کہا: نہ لکھو، مگر وہ لکھو جو اسے جہنم کے گہرے کنویں میں دکھائے![6] اصفہانی نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کالکھا ہے کہ: خالد اور جس نے اسے والی بنایا، اُن پر اللہ کی لعنت ہو اور خدا ان کی تقبیح کرے۔ اور اللہ تعالی کا درود و سلام ہو امیر المؤمنین حضرت علیؑ پر، مارسدن، جونزم ء یہ رپورٹ نقل کرنے کے ساتھ لکھا ہے کہ اُس زمانے میں "سیرہ" کا کلمہ رائج تھا۔[7] گویا یہ اس بات کا کنایہ تھا کہ جو کچھ لکھنا ہے ان کی مذمت میں لکھو۔

ایک اور مثال ابو سعید خدری کے ساتھ مروان بن حکم (خلافت 65-66) کا برتاؤ ہے۔ بیان ہوا ہے کہ ابو سعید نے مروان کے سامنے یہ روایت بیان کی کہ سورہ فتح کے نزول کے بعد رسولِ خداﷺ نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت کا کوئی تصور نہیں ہے اور صرف جہاد اور ارادہ باقی ہے۔ مروان نے ایک ایسی صورت میں جب کہ دو صحابی زید ابن ثابت اور رفیع ابن خدیج اس کے ساتھ والے تخت پر بیٹھے تھے، ابو سعید سے کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو! ابو سعید نے کہا: یہ دو افراد جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں اگر وہ چاہیں تو آپ کے لئے روایت بیان کر سکتے ہیں؛ لیکن ان میں سے ایک کو یہ ڈر ہے کہ آپ اسے اس کے قبیلے کی سرداری سے ہٹا دیں گے اور دوسرے کو یہ ڈر ہے کہ

آپ اسے صدقات کے امور سے معزول کر دیں گے۔ یہ سن کر مروان نے ابوسعید کو مارنے کے لئے اپنا تازیانہ اٹھایا لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا تو ابوسعید کی تائید کر دی۔ [8]

امام علی علیہ السلام کے فضائل کو حذف کرنے پر حاکمِ شام کا اصرار سیرت کی اُن روایات میں تحریف کا موجب بنا جن میں حضرت علیؑ کے فضائل بیان ہوئے تھے۔ جب صَعصَعۃ بن صوحان حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے پر زور دیتے تھے تو اس وقت کے کوفے کے حاکم مغیرۃ بن شعبہ نے اُن سے کہا: ہم ان فضائل کو تم سے بہتر جانتے ہیں لیکن اس وقت اس حکمران (حاکمِ شام) نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اور اس نے ہمیں مامور کیا ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے علیؑ کے عیب بیان کریں۔ بہت ساری ایسی باتیں جن کا ہمیں حکم دیا گیا ہے انہیں ہم نظر انداز کر دیں اور مجبوراً کچھ باتوں کا اظہار کریں تاکہ ہماری جان محفوظ رہ سکے۔ اگر تم علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو انہیں گھر میں چھپ چھپا کر بیان کیا کرو۔ [9]

ابن ابی الحدید نے ان جھوٹی احادیث کے لئے ایک باب مختص کیا ہے جنہیں حاکمِ شام کے اکسانے پر حضرت علی علیہ السلام کے خلاف گھڑا گیا تھا۔[10] احمد امین نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ [صحابہ کرام کے] فضائل میں دکھائی جانے والی زیادہ تر احادیث امویوں کے زمانے میں ان کی قربت حاصل کرنے کے لئے گھڑی گئیں۔[11] بخاری کی یہ روایت بھی ہمارے موقف کی تائید کرتی ہے کہ ایک شخص براء بن عازب سے پوچھا کہ آیا علیؑ بدر میں شریک تھے؟![12]

ایسے ماحول اور فضاء میں یہ کہنا چاہیے کہ سیرت میں جن چیزوں کی نسبت بعض اہم صحابہ کرام کی طرف دی گئ ہے، اُن نسبتوں کی سب سے زیادہ جان پڑتال ہونی چاہیے۔ سیرت نگاروں کا سب صحابہ، بالخصوص خلفاء کے بارے میں عدالت کا نظریہ، انہیں اس عقیدے کے منافی حقائق کو بیان کرنے سے روکتا رہا ہے۔[13] مثال کے طور پر روایت ہے کہ حبشہ ہجرت کرنے والوں کی وطن واپسی کے بعد کسی نے ان کی حبشہ میں ٹھہرنے پر ملامت کی۔ اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے شعبی سے دو واقعات میں نقل کیا ہے۔ ایک روایت میں اس شخص کا نام [عمر] بتایا گیا ہے اور دوسری روایت میں اس کا نام ذکر نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کے رسول ﷺ نے حبشہ میں ٹھہرنے والوں پر اعتراض کرنے والوں کی سخت سرزنش کی تھی۔[14]

اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ روایت میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد رسول خدا ﷺ کے ایک ساتھی نے آنحضرت ﷺ سے اعتراض کرتے ہوئے پوچھا: کیا یہ "فتح" تھی؟ پیغمبر ﷺ نے مثبت جواب دیا۔[15] یہی روایت زہری

کے ذریعہ بیان کی گئی ہے اور اس میں "ایک صحابی" کے بجائے عمر کے نام کو بطور معترض ذکر کیا گیا ہے۔[16] یوم الخمیس سے متعلق روایت میں بھی اسی طرح کی تحریف کی گئی ہے۔ ایک حوالے میں کہا گیا ہے کہ ایک شخص کاغذ قلم لانے میں رکاوٹ بنا۔ لیکن دوسرے حوالے میں ''قالوا'' یعنی "انہوں نے کہا" کے الفاظ مذکور ہیں۔[17] اس قسم کی تحریفات سیرت کی ابتدائی کتب میں راویوں اور بعض کاتبوں کے ہاتھوں انجام پائی ہیں۔ واقدی (م۲۰۷) کی کتاب مغازی کا محقق مارسڈن جونز لکھتا ہے:

"کتاب کی اشاعت میں جس نسخے کو میں نے بنیاد قرار دیا تھا، اس میں احد سے فرار کرنے والوں میں دوسرے اور تیسرے خلفاء کے نام نہیں تھے۔ تاہم یہی روایت ابن ابی الحدید کے ذریعہ نہج البلاغہ کی تفسیر میں واقدی سے نقل کی گئی ہے۔ اس میں جنگ اُحد سے دیگر فرار کرنے والوں کے ساتھ ان دو افراد کے نام بھی مذکور ہیں۔ بلاذری کی واقدی سے روایت میں صرف تیسرے خلیفہ کا ذکر ہے۔[18]

اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ واقدی کی روایت کو تحریف کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

انصار سے عداوت اور سیرت میں تحریف

امویوں کی انصار سے دشمنی کا سیرت کی تحریف میں ایک عمومی اور کلی اثر ہوا۔ تاہم انصاری راویوں کی کثرت اور ان سے دشمنی میں عدم شدت نے بڑے پیمانے پر سیرت میں انصار کے مقام و مرتبے کو محفوظ کیا ہے۔ مآخذ میں بنی امیہ اور ان سے وابستہ شاعروں کی انصار پر طنز اور ہجو واضح موجود ہے۔[19] نیز نقل ہوا ہے کہ معاویہ اور یزید اَخطَل شاعر کو انصار کی ہجو پر اکساتے تھے۔[20] حاکمِ شام کا انصار کے ساتھ روّیہ اس حد تک ناپسندیدہ تھا کہ وہ ان کے لئے انصار کا لقب پسند نہیں کرتا تھا۔[21] اس دشمنی کی وجہ رسول خدا ﷺ کے زمانے میں کفار قریش اور انصار کے مابین جو واقعات پیش آئے تھے، اُس کے علاوہ مدینہ میں تیسرے خلیفہ کا قتل اور انصار کی اُن کی حمایت نہ کرنا بھی شامل تھا۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جس کی تلافی بعد میں امویوں نے حرّہ کے واقعے میں (سن 63ھ میں) کی۔

سیرت نگاری میں اس دشمنی کا نتیجہ زبیر بن بکار سے مروی ایک روایت ہے۔ اس روایت میں آیا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک اپنی ولایت عہدی کے دوران سفر حج کے سلسلے میں مدینہ آیا اور اس نے وہاں اسلامی یادگاروں کو دورہ کیا۔ اسی دوران اس نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت لکھنے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ ابان بن عثمان اپنی لکھی ہوئی سیرت لے آئے۔ جب اس کتاب کی کاپی اس کے لئے تیار کی گئی اور اس نے اس کا مطالعہ کیا تو اس نے دیکھا کہ عقبہ کی بیعت اور جنگ بدر کے واقعے میں انصار کا نام درج ہے۔ سلیمان نے کہا: "مجھے ان کی ایسی کسی خوبی کا علم

نہیں تھا؛ یا تو میرے خاندان والوں نے ان کے حقوق پائمال کئے تھے یا وہ اس طرح کے آدمی نہیں تھے۔" اس کے بعد اس نے اس تیار شدہ نسخے کو آگ میں جلا دینے کا حکم دیا اور کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس بارے میں اپنے باپ عبد الملک سے مشورہ کروں گا۔ اس صورت میں کتاب کی دوبارہ نقل تیار کرنا مشکل نہیں ہو گا۔ چنانچہ جب اس نے اپنے باپ سے مشورہ کیا تو عبد الملک نے کہا کہ: "ایسی کتاب میں جس میں ہماری برتری کا تذکرہ نہ ہو؛ تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے؟ [22]

اس واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اموی خاندان نہ صرف رسول خدا ﷺ کے اہل بیت کی فضیلت کو برداشت نہیں کرتا تھا، بلکہ سیرت نگاری میں ان واقعات کے بیان سے بھی نفرت کرتا تھا جن میں صرف انصار کا نام آتا تھا؛ جیسے بیعتِ عقبہ یا جنگ بدر اور یوں اس نے ایسی کتاب کو آگ لگا دی۔

تحریف میں سیرت نگاروں کا کردار

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان تمام کوششوں کے باوجود بہت سارے حقائق بعد کے راویوں تک پہنچ گئے اور سیرت کی کتابوں میں لکھ لیے گئے۔اور یہ بھی ایسی صورت میں ہوا کہ ابتدائی سیرت نویسوں تک یہ حقائق پہنچنے کے بعد انہوں نے اپنے نظریات وافکار اور سیاسی رجحانات کے مطابق ان میں کمی بیشی کی۔ جیسا کہ ابن ہشام نے سیرہ ابن اسحاق کی تہذیب کے شروع میں کہا ہے کہ اس نے متعدد مطالب کو چھوڑ دیا ہے: "**و أشياء بعضها يشنع الحديث به و بعض يسوء بعض الناس ذكره**" یعنی: "جن مطالب کو نظر انداز کیا گیا ہے اُن میں سے کچھ ایسے مطالب تھے یعنی جن کا روایت کرنا قبیح تھا اور کچھ ایسے مطالب تھے جن کا ذکر کرنا بعض لوگوں کو برا لگتا تھا۔" [23] اسی موقف کی وجہ سے اس نے حضرت ابو طالب علیہ السلام کے وہ اشعار جو واضح طور پر ان کے رسول خدا ﷺ کی نبوت پر ایمان پر دلالت کرتے تھے اور ابن اسحاق نے انہیں بیان کیا تھا، حذف کر دیے۔ [24]

البتہ اس بات پر بھی توجہ رہے کہ ابن ہشام نے بعض ایسے مطالب کا جدید تہذیب میں اضافہ کر دیا جو ابن اسحاق نے بیان نہیں کئے تھے یا ان کو کسی اور انداز سے بیان کیا تھا اور وہ بنیادی طور پر حضرت علی علیہ السلام سے مربوط تھے۔ جس انتخاب کا حوالہ دیا گیا ہے (بعد میں تیسری صدی اور اس کے بعد) اسے انتہائی فکری اور فرقہ وارانہ سنسر شپ کا نشانہ بنایا گیا۔ بخاری کی کتاب کے حصہ مغازی میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس پر ایک نظر ڈالنے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ جن روایات کو صحیح روایت کے عنوان سے قبول کیا گیا یہ وہی روایات ہیں جنہیں مذہبی شدت پسندی اور متعصب رویوں کی چھلنی سے گزارا گیا تھا۔ ان اخبار کے راوی صحابہ اور تابعین میں سے معروف افراد ہیں جنہوں نے کبھی امویوں کے خلاف کوئی اقدام نہیں اٹھایا۔ نہ صرف یہ کہ ان کا عدل وانصاف کے حصول کے لئے کوئی

تاریخچہ نہیں تھا، بلکہ ابن شہاب زُہری کی طرح کئی سال ان کے لئے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ظاہر ہے جس دور میں ہزاروں صحابہ کو عادل شمار کیا جاتا ہو، اُس دور میں اِن اصحاب کی عدالت کو متاثر کرنے والی کوئی روایت ہر گز بیان نہیں ہونی چاہیے اور اگر کسی نے ایسی کوئی روایت نقل کی بھی ہے تو اسے ہر صورت ترک کر دینا چاہیے۔ یہ سیرت میں تحریف کے اُن عوامل سے ہٹ کر ایک عامل ہے جو بنی امیہ کے مفادات سے مربوط تھے۔

زبیری خاندان کے مفادات بھی سیرت نگاری پر اثرات انداز تھے۔ سیرت نگاروں میں بعض افراد خاندان آل زبیر میں سے تھے۔ لہٰذا سیرت کے وہ حصے جن کا تعلق ان کے ساتھ ہے جیسے وَرَقۃ بن نَوفِل یا غزوات میں زبیر کے کردار سے متعلق روایات میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ ان راویوں میں سے ایک ہشام بن عروۃ بن زبیر ہے جو ابن شہاب زُہری کے اساتذہ میں سے تھے جس نے سیرت کی روایات یا تو اپنے باپ عروہ سے نقل کی ہیں یا پھر آل زبیر کے موالیوں سے بیان کی ہیں۔ عروہ کی روایات و اخبار کا ماخذ بھی حضرت عائشہ ہیں، جو کہ ان کی خالہ تھیں اور ہجری کے ابتدائی چند عشروں میں اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے، انہوں نے سیرت کے بارے میں بہت سی روایات بیان کی ہیں۔

اسلام کے ابتدائی دور میں حضرت عباس کے کردار اور بنی عباس کے بارے میں روایات کے حوالے سے بھی ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ بعض محققین کے مطابق اہم ترین سیرت نگار، ابن اسحاق نے اپنی کتاب سیرت میں بنی عباس حق میں بعض تبدیلیاں کی ہیں۔[25] اس کی دلیل یہ ہے کہ اس نے اپنی سیرت کی کتاب منصور یا اس کے بیٹے مہدی عباسی کی خدمت میں پیش کی۔

سیرت نگاری میں افسانوی رنگ

کسی واقعہ کا کہانی کے انداز میں بیان کرنا، اسی واقعے کے تاریخی اور حقیقی بیان سے مختلف ہوتا ہے۔ یہ فرق ان اضافوں اور خامیوں کی وجہ سے ہے جو واقعہ کو حقیقی اور تاریخی انداز میں بیان کرنے میں پیش آئیں اور اسے ایک خیالی اور رومانوی شکل دی۔ اس قسم کی عکس بندی یا تصویر کشی سے لازمی طور پر کچھ انحرافات پیدا ہوتے ہیں جو ہمیشہ جان بوجھ کر نہیں ہوتے۔ قصہ گوئی میں عام لوگوں کی دلچسپی صدر اسلام میں قصہ گو افراد کے کام میں رشد کا باعث بنی۔ ابتداء میں صرف گذشتہ انبیاء کی تاریخ کو قصے کے انداز میں پیش کیا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ، سیرت کے کچھ واقعات نے بھی داستانی رنگ اپنا لیا۔ یہاں پر اس نکتے کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ ایک موقع پر کسی تاریخی روایت کو کسی داستانی روایت سے ممتاز کرنا مشکل ہوتا ہے، اور ایسے مواقع خاص طور پر انبیاء کی تاریخ میں وحی،

معجزات اور مستقبل کی اخبار کا رنگ چھایا رہتا ہے دوسرے الفاظ میں، مافوق الفطرت رنگ غالب ہوتا ہے۔

وہ لوگ جو صرف مادی افکار کے ساتھ سروکار رکھتے ہیں اور تاریخ کو محض مادی عناصر اور اجزاء کا مظہر سمجھتے ہیں، وہ ان عناصر پر مشتمل ہر قسم کی روایت کو کہانی ہی سمجھتے ہیں اور صرف ان عناصر کے ختم ہونے کی صورت میں ہی اس کی تاریخی نوعیت سے مطمئن ہوتے ہیں۔ اس بارے میں یہ کہنا چاہیے کہ اگر مسئلہ صرف غیب یا وحی کا ہو تو کسی طرح بھی اس قسم کے واقعے کو داستانی روایت نہیں سمجھنا چاہیے؛ درحقیقت، جب ہمارے پاس اس طرح کے واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کی خاطر خواہ دلیل موجود ہو تو ہمیں اس کے غیب پہلوؤں کی وجہ سے اس سے انکار نہیں کرنا چاہئے۔ اور واقعہ کی سند قابل اعتبار اور قابل اعتنا نہ ہو اور اس کے خلاف ثبوت بھی موجود ہوں تو میں شک و شبہ کا اظہار کیا جا سکتا ہے اور سند اور متن کا بغور مطالعہ کرنے بعد اس کا انکار بھی کیا جا سکتا ہے۔

یہ بات مسلم ہے کہ معاشرے میں داستان گو افراد کا نمایاں اور زبردست اثر و نفوذ رہا ہے، است این کہ قصہ، بہت سارے مقامات پر انہوں نے حقائق کو داستان کے رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور بعض اوقات تو انہوں نے واقعہ کو نئے سرے سے تشکیل دیا ہے یا پھر اسے ڈھانچے کو تبدیل کر دیا ہے ابوایوب سختیانی کی رائے ہے کہ کہانیاں سنانے والوں نے "حدیث" کو لوگوں کے سامنے غلط رنگ سے پیش کیا ہے۔[26] نیز ذہبی (م 748) نے سیرت میں قصہ گوؤں کی تحریفات کو مسئلہ معراج میں ذکر کیا ہے۔[27] صلة بن حارث غفاری کہتے تھے: سیرت اور سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ختم ہونے کی وجہ داستان سنانے والوں کا وجود ہے۔[28] مثال کے طور پر، ایک قصہ گو نے بیان کیا ہے کہ خدا کے رسول ﷺ نے حضرت عائشہ سے شادی کرنے سے پہلے اس کی تصویر دیکھی تھی اور پھر تصویر والی کو ڈھونڈنے کے لئے ایک سوراخ سے دیکھا کرتے تھے! [29] شُعبہ جو کہ ایک نامور محدث تھے، کہتے تھے: ہم داستان سنانے والوں سے حدیث بیان نہیں کرتے کیونکہ وہ ہم سے ایک بالشت حدیث سنتے ہیں اور اسے ایک ہاتھ لمبا کر دیتے ہیں۔ [30] [ہم نے اس حوالے سے اپنی کتاب «پژوہشی دربارہ نقش دینی و اجتماعی قصہ خوانان در تاریخ اسلام» پوری تفصیل سے بحث کی ہے۔]

اس کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اخباریوں نے اپنی داستان گوئی کی ذہنیت کے ساتھ قبل از اسلام اور اسلامی ادوار کی تاریخ کے تمام مظاہر کے لئے قصے اور داستانیں تخلیق کرنے کی کوشش کی ہیں۔ ان کا پختہ ذہن داستان سازی میں بہت قوی اور ادیبانہ بھی تھا اس لئے کسی طرح بھی ان کے قصے اور کہانیوں کی ادبی نثر اور ان کے بارے میں ان کی نظموں اور اشعار سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ بدقسمتی سے یہ قصے اور کہانیاں سیرت میں بہت ساری سنجیدہ تحریفات اور خرابیوں کا باعث بنی ہیں۔

عام طور پر سیرت اور صدر اسلام کی تاریخ سے متعلق قصوں کو ابوالحسن بکری نامی شخص سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اصولی طور پر اسے پانچویں صدی ہجری کے داستان کہنے والوں میں سے ہونا چاہیے۔ اس کی سب سے مشہور کتاب الانوار 1999ء میں بیروت میں شائع ہوئی تھی۔ ان کی سیرت کی کتاب الذروة فی السیرة النبویہ ہے، جو بظاہر آٹھویں صدی میں فارسی میں ترجمہ ہو چکی ہے، اور کتابوں کی فہرستوں میں اس کو ذورة العلیا فی سیرة المصطفیٰ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی سیرت کا ترکی زبان میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔[31]

سیرت کے باب میں داستانی اور افسانوی سیاق و سباق میں سے ایک معاملہ جنّات کی زبانی اشعار کا نقل کرنا ہے۔ اس سلسلے میں یہ کہنا چاہئے کہ ہمارے بیان کا مطلب جنات کے وجود سے انکار نہیں ہے۔؛ کیونکہ قرآن نے بڑی صراحت کے ساتھ ان کے وجود کی تصدیق کی ہے۔ (1:72) بلکہ جو موارد زیر بحث ہیں وہ واقعات ہیں جن میں رسول خداﷺ موجود نہیں ہیں اور عام لوگ جنوں یا شیطان کی آواز سننے کا دعوی کرتے ہیں۔ درج ذیل روایت کو بغور دیکھیں:

[جب رسول اللہﷺ نے حضرت ابوبکر کے ہمراہ ہجرت فرمائی] ہم نے تین رات تک انتظار کیا اور ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ کس طرف گئے ہیں یہاں تک کہ مکہ کے نچلی جانب سے جنوں میں سے کوئی ایک آیا اور عرب گانے والوں کی طرح چند اشعار پڑھنے لگا۔ لوگ اس کے پیچھے چل پڑے۔ انہوں نے اس کی آواز سنی لیکن اسے دیکھا نہیں یہاں تک کہ وہ مکہ کے بالائی حصے میں پہنچ گئے۔ اس کا شعر یوں تھا:

جَزَى اللهُ ربَّ الناسِ خَيْرَ جزائِهِ　　　　رفيقَيْنِ حَلّا خيْمَتى أمّ مَعبد

اس روایت کی راویہ اسماء بنت ابوبکر ہے جسے ابن اسحاق نے [احتمالاً زُہری کے طریق سے ہشام بن عروہ اور اس نے عروہ سے] نقل کیا ہے۔ اگلے اشعار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے ہجرت کے مقام اور ٹھہرنے کی جگہ کے بارے میں ہیں۔[32] [یہاں بلاذری نے دو اشعار نقل کیے ہیں اور انہیں ایک نامعلوم شاعر کی طرف نسبت دی ہے۔[33]] یہ روایت قصے بیان کرنے والوں کی جعل سازی کی واضح مثال ہے جو بعض خاص افراد کے فضائل گھڑنے کی غرض سے بنائی گئی ہے، اس کا پورا متن اس کے جھوٹے ہونے پر گواہی دیتا ہے۔ حدیث کی سند بھی مشکوک ہے کیونکہ اکثر کی طرح ابن اسحاق سے اور خاص طور پر اسماء بنت ابی بکر سے منقول ہے۔

اسلامی مفکر محمد غزالی، نے یہ کہتے ہوئے کہ دور جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ وہ اشعار کو جنوں کی طرف منسوب کرتے تھے، مذکورہ خبر کو اسی جاہلی عادت سے متاثر سمجھا ہے۔[34] [اس کا عقیدہ ہے کہ یہ اشعار ایک ایسے

مومن کے ہیں جو مکہ میں مقیم تھا اور اُس نے اپنا ایمان پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ لیکن اس بات پر کوئی شاہد موجود نہیں ہے اور یہ روایت سرے سے افسانوی داستان ہے۔ "ہاتف" پر عقیدہ کے بارے میں جاحظ لکھتا ہے کہ: عربوں کو ہاتف پر عقیدہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں؛ بلکہ اگر کوئی ہاتف کا انکار کر دے تو وہ تعجب کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا نے بھی «الھواتف» نام ایک کتاب میں ایسی روایتیں اکٹھی کی ہیں۔]

اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ بعد میں بعض سیاستدان جن اقدامات کو ظاہر کرنا مصلحت کے خلاف سمجھتے تھے انہیں جنوں سے منسوب کر دیتے تھے اور اس کی حمایت میں کچھ اشعار بھی جنوں سے منسوب کر دیتے تھے۔[35]

[اس حوالے سے حضرت ابوبکر کی خلافت میں سعد بن عبادہ کا قتل ایک مناسب نمونہ ہے جس کی نسبت جنّات سے دی گئی اور جنّات کی زبانی سعد کے قتل کی وجہ کے بیان میں دو شعر نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں زمانہ جاہلیت کے ایسے قتلوں کے نمونے بیان کیے گئے ہیں جن کو جنّات کے کھاتے میں ڈالا گیا۔]

دوسرے واقعات میں بھی شیطان اور جن کا کردار نظر آتا ہے؛ جیسے ہجرت سے کچھ دن پہلے قریش کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنے کے لئے تشکیل پانے والی مجلس مشاورت میں شیطان کی موجودگی اور شرکت ہے۔ ان روایات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان ابلیس، موٹا اور کھردرا لباس پہن کر ایک شان دار آدمی کی شکل میں داخل ہوا، اور یہ شیطان ہی تھا جس نے رسول خدا ﷺ کو قتل کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔[36]

اب یہ واضح نہیں ہے کہ کس نے پہچان کی کہ شیخ جلیل!، ایک شیطان تھا جو آدمی کے لباس میں نظر آیا تھا۔ ممکن ہے وہ مکہ میں آیا ہوا ایک مسافر ہو اور اسی وقت ان کے اجتماع میں شریک ہوا ہو (اور کہا جاتا ہے کہ وہ نجدی شخص تھا) یہ نجدی شیخ، جو کہ شیطان سے کنایہ ہے، حجر اسود کی تنصیب کے واقعے میں بھی موجود تھا، جب خدا کے رسول ﷺ کی عمر 35 سال تھی۔[37] ایک اور مقام پر آیا ہے کہ: جب عقبہ میں یثرب کے لوگوں نے رسول خدا کی بیعت کی تو اس کے بعد شیطان نے عقبہ کی بلندی پر اونچی آواز میں آواز دی: اے گھروں کے مالکان، کیا آپ نے " مذموم " نعوذ باللہ اُن کا اشارہ رسولخدا ﷺ کی طرف تھا۔ اور " صابئیانِ " مشرکین اسلام قبول کرنے والوں کا صابئی کا لقب دیتے تھے۔ اور ان کے ساتھیوں کو دیکھا ہے؟؟ وہ تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

اس روایت میں یہ بھی اضافہ کیا گیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **"هذا ازب العقبة"**[38] لغت کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ لفظ "ازب" شیطان کا نام ہے یا سانپ کا دوسرا نام ہے۔

البتہ چونکہ رسول خداﷺ ، واقعہ کے گواہ اور موقع پر موجود تھے ، اگر اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ ازب کا مطلب شیطان ہے اور ہمیں یہ بھی یقین ہو جائے مراد بھی وہی تھا، نہ یہ کہ یہ شیطان صفت بعض مشرکین سے کنایہ تھا،اس صورت میں ہم اس خبر کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی اخبار کہ شیطان یا جن انسان کی شکل میں نظر آتے ہیں یا ھاتف غیبی کی صورت میں چیختے ہیں اور شعر پڑھتے ہیں ، اور بھی پائی جاتی ہیں جن کی یہاں تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔[39] [علامہ امینی نے 15 ایسے اشعار نقل کیے ہیں جن میں "**سمعت هاتفا يقول**" کی عبارت نقل ہوئی ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ واقعات رسول خداﷺ کے معجزات تھے جو طبعی طور پر لوگوں کی ہدایت کا موجب بنے۔][40]

بعض افراد غزوہ بدر سے قبل عاتکہ کے خواب سے متعلق روایت کو سیرت میں داخل لوک کہانی کی قسم سمجھتے ہیں۔[41] ایسا رویہ خواب کے بارے میں کلی طور پر عقیدہ نہ رکھنے کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے۔ اگر روایت کی سند میں کوئی مسئلہ اور اعترض نہ ہو تو متن کو قبول کیا جا سکتا ہے .مذکورہ خواب میں اگرچہ کوئی مافوق الفطرت پہلو نہ بھی ہو، مادی لحاظ سے ، قریش کو جنگ کے ممکنہ خوف (جسے وہ خود جنگ سے پہلے پھیلا رہے تھے)کے پیش نظر یہ خواب قابل توجیہ ہے۔ اسی طرح کے انکار کا اظہار جُہیم بن صلت کے بیان کے بارے میں بھی کیا گیا ہے اس نے بتایا کہ نیند اور جاگتے ہوئے اس نے گھوڑے پر سوار ایک شخص کو دیکھا جو کھڑا ہوا کہہ رہا ہے۔ عتبہ ، شیبہ ، ابو الحکم ، امیہ بن خلف وغیرہ مارے گئے ہیں ۔ ابو جہل نے اس کے بارے میں یہ بھی کہا: وہ (عاتکہ کی طرح) مطلب ابن عبد مناف کے خاندان سے ایک اور نبی پیدا ہو گیا ہے ![42]

اس قسم کے واقعات کا آسانی سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اس طرح کے ذہنی اور نفسیاتی حالات کی کئی مثالیں اور بھی ہو سکتی ہیں ، اگرچہ مکمل بیداری کی حالت بھی ہو .اس کے علاوہ یہ بات بھی نوٹ کرنا چاہیے کہ یہ روایات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ داستانی رنگ اختیار کر گئی ہیں اور شاید اصلی تاریخی روایت زیادہ معقول شکل میں موجود تھی ان میں سے بہت سے مقامات پر روایت میں مذکور مطالب اور مفاہیم پر مکمل انحصار نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کے عمومی مضمون کو دیکھنا پڑے گا۔

سیرت نویسی میں تغیر و تبدل

رسول خداﷺ کی شخصیت کے متعلق کئی قسم کی کتابیں لکھی گئی ہیں. ان میں ایک قسم ان کتابوں پر مشتمل ہے جو «سیرت» کے عنوان سے مشہور ہیں ان میں سے اہم سیرہ ابن اسحاق اور واقدی کی مغازی ہے۔ ان کتابوں کی

نگارش کا مقصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو مرکز قرار دے کر صدر اسلام کے واقعات کی تاریخی تصویر پیش کرنا تھا۔ اس سیرت کے پہلے حصے کو «المبعث» اور دوسرے کو «المغازی» کہا جاتا ہے۔ شروع میں پس منظر کے طور پر عربوں اور قریش کی تاریخ اور دور جاہلیت کے عقاید وافکار کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ سیرت کے عنوان سے لکھی جانے والی کتب کے علاوہ رسول خداﷺ کی شخصیت اور صدر اسلام کے واقعات کے بارے میں خاص رجحانات کے ساتھ اور بھی کتب ضبط تحریر میں لائی گئی ہیں۔

کتاب المغازی (پہلے حصے کے بغیر) کا عنوان احادیث کی کتب میں ذکر ہوا ہے۔ ان میں جنگوں کے متعلق متعدد مستند واقعات بیان کیئے گئے ہیں۔ مصنف عبد الرزاق (م 211) صحیح بخاری اور مصنف ابن ابی شیبہ (م 235) کے المغازی ابواب میں غزوات کے واقعات کو حدیث کے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ان میں بعض کتابوں جیسے بخاری میں «بدء الخلق» کے باب میں سیرت کی روایات کو ہجرت تک بیان کیا گیا ہے۔ الجہاد کے باب میں بھی بہت سارے مقامات پر غزوات سے مربوط متعدد تاریخی واقعات کو پیش کیا گیا ہے، سوائے ان مسائل کے جن میں جنگی واقعات کے فقہی پہلو مد نظر ہوتے ہیں۔ باب الجہاد، کو کبھی «کتاب السیر» کا عنوان بھی دیا جاتا ہے؛ اس کی مثال ابو اسحاق فزاری (م 186) کی کتاب السیر ہے۔

یہاں تک ہم نے رسول اللہﷺ کی سیرت سے متعلق روایات کے مندرجات کے بارے میں تاریخی اور فقہی دو رجحانات کا تذکرہ کیا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ، ایک اور باب کھلا، اس نئے باب کو "دلائل النبوہ" کہا گیا۔ یہ کتابیں، جیسا کہ ان کے عنوان سے ظاہر ہے، خدا کے رسولؐ کی نبوت کے دلائل اور معجزات کے بارے میں تھیں۔ ان کے مصنفین نے سیرت کے واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے جہاں بھی انہیں نبوت کا معجزہ اور علامت ملی، اسے ضرور نوٹ کرایا۔ ان کتابوں میں سیرت کے چہرے کو کسی حد تک غیر فطری طور پر دکھایا گیا ہے۔

ان میں بعض کتب درج ذیل ہیں: ابوداود سجستانی (م 275) کی دلائل النبوۃ، ابن قتیبہ دینوری (276) کی اعلام النبوۃ، ابن ابی الدنیا (م 281) کی دلائل النبوۃ، ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق حربی (م 285) کی دلائل النبوۃ، ابو احمد عسال (م 349) کی دلائل النبوۃ، ابو الشیخ ابن حیان (م 369) کی دلائل النبوۃ، ابن مندہ (م 395) کی دلائل النبوۃ اور ابو سعید خرگوشی (م 407) کی دلائل النبوۃ وغیرہ۔[43]

اس بارے میں دو اہم کتابیں ایک ابو نُعَیم اصفہانی (م 430) کی دلائل النبوہ اور دوسری ابو بکر بیہقی (م 458) کی دلائل النبوہ ہے جو پانچویں صدی میں لکھی گئیں۔ ہم نے ایک اور مقام پر ان کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ قاضی عبد الجبار (م 415) نے بھی «دلائل النبوہ» کے موضوع پر ایک کتاب تثبیت دلائل النبوہ تحریر کی ہے جس میں کلامی اور تجزیاتی پہلو غالب ہے۔ اس قسم کی کتب کی ایک تفصیلی فہرست السیرۃ النبویۃ عند البیھقی کے مصنف

نے اپنی کتاب کی ایک فصل میں بیان کی ہے۔

تاریخی، فقہی اور دلائل کے پہلوؤں کے علاوہ، سیرت نویسی میں ایک چوتھا باب کھولا گیا، جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقی پہلوؤں، ان کی شخصیت اور ان میں پائی جانے والی خصوصیات پر مشتمل ہے۔ اس بارے میں لکھی جانے والی کتب میں ایک اہم کتاب طور پر قاضی عیاض بن موسی اندلسی کی الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰؐ کا نام لیا جا سکتا ہے۔ (دمشق، مکتبۃ الفارابی و مؤسسۃ علوم القرآن الکریم)۔ اسی طرح اس موضوع پر جلال الدین سیوطی کی کتاب الخصائص الکبری (تحقیق محمد خلیل ہراس، مصر) ہے۔ سیوطی نے اس کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات اور معجزات پر مشتمل ہے۔

زیادہ تر یہ کتابیں اور شاید سبھی مختصر جائزوں کے علاوہ تجزیہ و تحلیل کے رجحان سے خالی ہیں۔ اس کی بجائے ان کا کام اخبار و روایات کو نقل کرنے اور ان کی ترتیب و تنظیم پر مرکوز ہے۔ نویں سے گیارہویں صدی تک ایک اور انداز نگارش رائج تھا۔ اس انداز میں، سیرت کی تمام اخبار جمع کی گئیں۔ لیکن انہیں اس طرح ابواب میں تقسیم کیا گیا تھا جس کی پہلے کوئی مثال نہ تھی۔ ایسی کتابوں کے مصنفین نے ابتدا میں ایک مختصر سیرت لکھی تھی۔ پھر انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق اخبار اور روایات کی موضوع کے اعتبار سے درجہ بندی کی۔ یوں لگتا ہے مقریزی کی "إمتاع الاسماع" تصنیف کرنے کی یہی غرض تھی۔

یہ کتاب مکمل صورت میں شائع ہو چکی ہے۔ [اس کتاب کی پہلی جلد، مرحوم آیتی کی کتاب "زندگی پیامبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد بنی۔] اس کا ایک اور نمونہ سبل الہدی والرشاد جسے السیرۃ الشامیہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کی تیسری جلد تک سیرت کے بارے میں اخبار ہیں۔ اس کے بعد چوتھی اور پانچویں جلد مغازی کے متعلق اور چھٹی جلد سراپا سے مخصوص ہے اور پھر دسویں جلد تک پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی زندگی کے موضوعات پر مشتمل ہے۔ ابن قیّم جوزی کی زاد المعاد میں بھی تیسری جلد تک (نئی اشاعت کے لحاظ سے) سیرت کی روایات اور اخبار کا تاریخی جائزہ لیا گیا ہے اور پھر سیرت کی باتوں کو موضوعاتی درجہ بندی کے مطابق ذکر کیا گیا ہے۔

سیرت نگاری کے جدید کاموں میں فقہ السیرہ (ایک محمد غزالی اور دوسری سعید رمضان البوطی کی تحریر کردہ ہے) کے عنوان سے کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں نے سیرت کے بارے میں ایک نئی تفہیم کی کوشش کی ہے۔ جیسے استاد جلال الدین فارسی کی کتاب "انقلاب تکاملی اسلام" نے ایک نظریہ تشکیل دینے پھر حکومت اور اس حکومت کو قائم کرنے کے لئے جہاد کو بیان کی کوشش کی ہے۔

سیرہ نبوی کو حکومت کی نظر سے دیکھنا گذشتہ سو سال میں معمول رہا ہے۔شاید اس کی بہترین مثال عبد الحہ کتانی کی کتاب التراتیب الادار یہ ہے جو علی عبد الرزاق کی کتاب ''الاسلام و اصول الحکم ''پر نقد و نظر کے طور پر لکھی گئی ہے۔کتانی نے اس کتاب میں رسول خداﷺ اور آپ کے بعد خلفاء کے نظام حکومت کو کتاب الدلالات السمعیہ کی بنیاد پر بیان کیا ہے۔کتاب'' تراتیب'' کا فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے اور راقم نے سیرہ نبوی کو سیاسی نظام کے تناظر میں دیکھنے کی کیفیت کے بارے میں لکھی جانے والی کتب کی فہرست کے مقدمے میں اسے درج کیا ہے۔ [ان سطور کے راقم نے اس کے مقدمے میں ان تالیفات کے بارے میں کچھ مطالب لکھے ہیں جو ایک سیاسی نظام کے اندراج کی غرض سے سیرت نبوی پر توجہ کا موجب بنے۔یہ مقدمہ دفتر سیز دہم 'مقالات تاریخی، صص ۵۳ تا ۶۷ پر چھپ چکا ہے۔] حال ہی میں سیرہ نبوی کا تربیتی نگاہ سے جائزہ لینے کی روش کا بھی اضافہ ہوا ہے اور اس بارے میں کافی مواد شائع ہو چکا ہے۔

*****

References

1. Rasool, Jafarian, *Tarikh-e Siyasi-e Islam, Seerat-e-Rasool-e Khuada*(PBUH), Vol. 1, (Qom, Moasasa-e-dr Rah-e Haq, 1366 SH), 68-79.

رسول، جعفریان، تاریخ سیاسی اسلام "سیرتِ رسول خداﷺ" ج 1، (قم، موسسہ در راہ حق، 1366ہ،ش)، 68-79۔

2 . Rasool, Jafarian, "Historiography and Muslims", Quarterly Noor-e Marfat, Vol. 13, Issue 4, (2022): 83-98.

رسول، جعفریان، "مسلمان اور تاریخ نویسی" سہ ماہی نور معرفت، ج 13، شمارہ 4، (2022ء): 83-98۔

3. Ibid, Vol. 14, Issue 2, (2023): 22-52.

ایضاً، ج 14، شمارہ 2، (2023): 22-52۔

4. Ibn al-Imad, al-Hanbali, *Shazrat al-Zahab fi Akhbar min al-Zahab,* Vol. 1, (Beirut, Dar Ihya al-Tarath al-Arabi, nd.), 221.

ابن العماد، الحنبلی، شذرات الذھب فی اخبار من الذھب، ج 1، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، سن ندارد)، 221۔

5. Abd al-Razzaq bin Hammam, Al-Sanaani, *Al-Musannaf*, Research: Habib al-Rahman al-Azmi, Vol. 5, (Burit, np, 1392 SH), 343.

عبدالرزاق بن ھمام، الصنعانی، *المصنّف*، تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی، ج5، (بیروت، ندارد، 1392ق)، 343۔

6 . Abu al-Faraj, Isfahani, *Al-Aghani*, Vol. 22, (Egypt, Wazarat al-Saqafat wa Al-Irshad al-Qawami, Al-Massat al-Masriyyah Al-Ama, 1963), 15.

ابوالفرج، اصفہانی، *الاغانی*، ج22، (مصر، وزارۃ الثقافۃ والارشاد القوامی، الموسسۃ المصریۃ العامۃ، 1963)، 15۔

7. Arwat bn Zubayar, Juma Noor Yusuf, *Mughazi Rasulullah*, Muqadma Al-Maghazi, (Burit, np, nd), 19.

عروۃ بن زبیر، جمع نور یوسف، *مغازی رسول اللہ*، مقدمہ المغازی، (بیروت، ناشر ندارد، سن ندارد)، 19۔

8. Ibn Abi Shaybah, Abu Bakr Abdullah bn Muhammad, *Al-Musannaf fi Ahadith wa Al-Asaar*, Taqdeem Wa Sebhar: Kamal Yusuf Al-Hawt, Vol. 7, (Burit, Dar al-Taj, 1409 AH), 407.

ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد، *المصنّف فی الاحادیث والاثار*، تقدیم و ضبط: کمال یوسف الحوت، ج 7، (بیروت، دار التاج، 1409ق)، 407۔

9 . Muhammad bin Jarir, Al-Tabari, *Tarikh al-Tabari*, Research: Muhammad Abul Fazal Ibrahim, vol. 5, (Cairo, Dar al-Maarif, wa Burit, Moasasat al-Alami, dn), 189.

محمد بن جریر، الطبری، *تاریخ الطبری*، تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم، ج 5، (قاہرہ، دار المعارف، و بیروت، موسسۃ الاعلمی سن ندارد)، 189۔

10. Ibn-e- Abi al-Hadid, *Sharah Nahj albalaghah*, Research: Muhammad Abul Fazal Ibrahim, vol. 4, (Egypt, Dar Ihya al-Kitab al-Arabiyah, 1387 SH), 63.

ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغہ*، تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم، ج4، (مصر، دار احیاء الکتب العربیۃ، 1387ق)، 63۔

11. Ahmad Amin, *Fajir al-Islam*, (Cairo, Maktab al-Nahdah al-Masriyah, nd.), 213; Ibn Abi al-Hadid, *Sharah Nahj al-balaghah*, Vol. 11, 44.

احمد امین، *فجر الاسلام*، (قاہرہ، مکتبۃ النھضۃ المصریۃ، سن ندارد)، 213؛ ابن ابی الحدید، *شرح نہج البلاغہ*، مقدمہ ج11، 44۔

12. Muhammad bn Ismail, Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, [With footnotes by alsindi], Vol. 3, (Burit, Daral Mahrfat, nd.), 5.

محمد بن اسماعیل، البخاری، *صحیح البخاری*، [با حاشیۃ السندی]، ج3، (بیروت، دار المعرفۃ، سن ندارد)، 5۔

13- مثال کے طور پر ابن ہشام اِس خبر کے بارے میں کہ جنگ خندق کے ایام میں مُعتّب بن قشیر کا شمار منافقین میں ہوتا تھا، کہتا ہے کہ: "یہ نادرست بات ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جنگ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی شمار ہوتا تھا۔" بطور حوالہ دیکھیں:

See: Ibn-e- Hishim, *Alsiyrat al-Nabyiah*, Research: Mustafa Abdal-Wahid, Vol.3, (Burit, Daral Mahrfat, nd), 222.

دیکھیں: ابن ہشام، *السیرۃ النبویہ*، تحقیق: مصطفیٰ عبدالواحد، ج3، (بیروت دار المعرفۃ، سن ندارد)، 222۔

14 . Ibn-e Abi Shibha, *Almsnnf*, Vol. 7, 351; Prelude, p.415.

ابن ابی شیبہ، *المصنّف*، ج7، ص351، مق: ص415

15 . Ibid. 384.

ایضا؛ 384۔

16. Abu Ali Fazal bin Hassan, Al-Tabrsi, *Majmae-al-Bayan*, Correction: Hashim Rasooli Mahalati, Vol. 9, (Tehran, Maktaba Al-Ilamiyat al-Islamiyyah, nd.), 110.

ابو علی فضل بن حسن، الطبرسی، *مجمع البیان*، تصحیح: ہاشم رسولی محلاتی، ج9، (تہران، مکتبۃ العلمیۃ الاسلامیۃ، سن ندارد)، 110۔

17. Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, Vol. 4, 7; Vol. 2, 178 & Vol. 3, 91.

البخاری، *صحیح البخاری*، ج4، ص7؛ ج2، ص178 و، ج3، ص91۔

18. Marsdan, J. Wins, *Muqadma al-Maghazi*, Vol. 1, 18 Nic.: Trans: Farsi al-Maghazi, Vol. 1, 20.

مارسدن، ج ونز، مقدمہ المغازی، ج1، 18 نک: ترجمہ فارسی مغازی، ج1، 20۔

19. Zubair bin Bakaar, *Al-Mawfiqiyat*, Research: Dr. Sami Makki al-Aani, (Baghdad, Mutabat al-Aani, 1392 SH), 228-227.

زبیر بن بکار، *الموفقیات*، تحقیق الدکتور سامی مکی العانی، (بغداد، مطبعۃ العانی، 1392)، 228- 227۔

20 . Ibn Abad Rabbah, *Al-Aqd Al-Farid*, Vol. 6, (Burit, Dar al-Kitab al-Arabi, 1384 SH), 170.

ابن عبد ربہ، *العقد الفرید*، ج6، (بیروت، دار الکتاب العربی، 1384)، 170۔

21. Abu al-Fraj Isfahani, *Al-Aghani*, Vol. 16, (Egypt, Wazarat al-Saqafat wa Arshad alqowmi, Al-Mu'awsa al-Masriyyah al-Ama, 1943), 48-42.

ابو الفرج اصفہانی، *الاغانی*، ج16، (مصر، وزارۃ الثقافۃ والارشاد القومی، المؤسسۃ المصریۃ العامۃ، 1943)، 48- 42۔

22. Zubair bin Bakaar, *Al-Akhbar Al-Mawfiqiyat*, 331-334.

زبیر بن بکار، *الاخبار الموفقیات*، 334- 331۔

23. Ibn-e- Hishim, *Alsiyrat al-Nabyiah*, Vol. 1, 4.

ابن ہشام، *السیرۃ النبوّیۃ*، ج1، 4۔

24. See: The Journal “Ayenah-e Pazuhish”; 2nd Year, Issue. 5; Ibn-e Hasham, *Al-Siyrat al-Nabyiah*, 20-21.

دیکھیں: مجلّہ آینہ پژوہش، س2، ش5؛ ابن ہشام، *السیرۃ النبوّیۃ*، 21-20۔

25. Yusuf Horoftan, *Almaghazi-al-Awalaa wa Mualifuha*, translated: Hussain Nasaar, (Egypt, Matabat al-Halabi, nd.), 81.

یوسف ھوروفتن، *المغازی الاولی ومؤلفوہا*، ترجمہ: حسین نصار، (مصر، مطبعۃ الحلبی، سن ندارد)، 81۔

26. Abu Na'im, Isfahani, *Hilyat-al Awilia'i*, Vol. 3 (Burit, Dar al-Kitab al-Arabi, 1387 SH), 11.

ابو نعیم، اصفہانی، *حلیۃ الاولیاء*، ج3 (بیروت، دارالکتب العربی، 1387ق)، 11۔

27 . See: Muqadamuh Dr. Samarayai bar: *Al-Qasas wal Mudhakirin*, 34.

دیکھیں: مقدمہ دکتر سامرايي بر: القصّاص والمذّکرین، ص34۔

28. Al-Kandhalwi, *Hayaat al-Sahabat*, Vol. 3, (Ahlab, Dar al-Wai, 1391 SH), 281; Ibn-e Hajar Asqalani, *Al-asabahi fi Tamizh Al-Sahaba*, Vol. 2, (Burit, Dar al-Ahiya al-Tarath al-Arabi, 1328 SH), 193.

الکاندھلوی، *حیاۃ الصحابۃ*، ج3، (حلب، دارالوعی، 1391ھ ق)، 281؛ ابن حجر عسقلانی، الاِصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج 2، (بیروت، دارالاحیاء التراث العربی، 1328)، 193۔

29. Abu al-Faraj Abdal-Rahman, Ibn –e-Jawzi, *Al-Qasas wal Mudhakirin*, Research: Qasim al-Samarai, (Al-Riaz, np, 1403 AH), 106.

ابوالفرج عبدالرحمٰن، ابن الجوزی، *القصّاص والمذکرین*، تحقیق: قاسم السامرائی، (الریاض، ناشر ندارد، 1403)، 106۔

30. Ibid, 100, 103.

ایضاً، 100-103۔

31. About him See: Shams-ud-Din Zhahbi, Siar-e Aelam-ul- Nubala'i, Vol. 19, (Burit, Mussitat al-Rasalat, 1401 AH), 36; Muhammad bin Yusuf al-Salihi al-Shami, *Subul alhudaa*, Research: Dr. Mustafa Abdul Wahid, Vol. 4, (Cairo, np, 1392 SH), 24; Shams al-Din Zhahbi, *Mizan al-Aietidal*, Vol. 1, (Burit, Dar al-Marafahat, 1382 SH), 112, 251; Mirza Abdullah, Effendi, *Riaz al-Ulama*, Research: Syed Ahmad Hussaini, Vol. 1, 5, 7, (Qom, Maktab al-Marashi, 1401 AH), 42, 440, 33.

اس حوالے سے دیکھیں: شمس الدین ذھبی، *سیر اعلام النبلاء*، ج19، (بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1401)، 36؛ محمد بن یوسف الصالحہ الشامی، *سبل الھدی*، تحقیق: الدکتور مصطفیٰ عبدالواحد، ج4، (قاہرہ، ناشر ندارد، 1392ق)، 24؛ شمس

الدین ذہبی، *میزان الاعتدال*، ج 1، (بیروت، دارالمعرفۃ، 1382ق)، 112، 251؛ میرزا عبداللہ، افندی، *ریاض العلماء*، تحقیق: سید احمد حسینی، ج1، 5، 7، (قم، مکتبۃ المرعشی، 1401ق)، 42، 440، 33۔

32. Ibn-e Hisham, *Alsiyrat al-Nabyiah*, Vol. 2, 487; Muhammad bin Jarir, al-Tabari, *Tarikh al-Tabari*, Research: Muhammad Abu al-Fazal Ibrahim, Vol. 2, (Cairo, Dar al-Maarif Mussisat al-Alami, nd), 380; Abul al-Fada Ismail Ibn Kaseer, *Al-Sirahat al-Nabawiat*, Research: Mustafa Abd al-Wahid, Vol. 2, (Burit, Dar al-Raed al-Arabi, 1407 AH), 255; Abu Abdullah al-Hakim al-Nisha Buri, *Al-Mustadraq Alal-Sahiheen*, Vol. 3, (Burit, Dar al-Marafah (trans by Hasht Bait), 1342 SH), 10; Noor al-Deen Ali bn Abi Bakr al-Hishmi, *Majma al-Zawaid wa al-Manbah al-Fawaid*, Vol. 6, (Burit, Dar al-Kitab, 1947), 57; Muhammad bin Saad, *Tabaqat al-Kubra*, Vol- 1, (Burit, Daral al-Tarath al-Arabi, 1405 AH), 231-229.

ابن ہشام، *السیرۃ النبوّیۃ*، ج2، 487؛ محمد بن جریر، الطبری، *تاریخ الطبری*، تحقیق: محمد ابو الفضل ابراہیم، ج 2، (قاہرہ، دارالمعارف مؤسسۃ الاعلمی، سن ندارد)، 380؛ ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر، *السیرۃ النبویۃ*، تحقیق: مصطفیٰ عبدالواحد، ج 2، (بیروت، دارالرائد العربی، 1407ق)، 255؛ ابو عبداللہ الحاکم النیشابوری، *المستدرک علی الصحیحین*، ج3، (بیروت، دارالمعرفۃ (ہشت بیت نقل کردہ)، 1342ق)، 10؛ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی، *مجمع الزوائد ومنبع الفوائد*، ج 6، (بیروت، دارالکتاب، 1947)، 57؛ محمد بن سعد، *طبقات الکبری*، ج1، (بیروت، داراحیاء التراث العربی، 1405ق)، 229تا231۔

33. Ahmad bin Yahya, Blazari, *Ansab al'ashraf*, Research: Muhammad Hamidullah, Vol. 1, (Egypt, Darul Ma'rif, nd), 262.

احمد بن یحییٰ بلاذری، *انساب الاشراف*، تحقیق: محمد حمیداللہ، ج 1، (مصر، دارالمعارف، سن ندارد)، 262۔

34. Muhammad al-Ghazali, *Fiqh al-Sirah*, (Burit, Alam al-Marifah, nd), 178-177; Abu Usman Amro bn Bahr Jahiz, *Al-Haywan*, Research: Abdul Salam Harun, Vol. 6, (Burit, Darahiya al-Tarath al-Arabi, 1950), 202; Jawad Ali, *Al-Mufassal fi Tarikh al-Arab Qabal Islam*, Vol. 6, (Burit, Dar al-Um Lil- Malain, 1980), 716.

مد الغزالی، *فقہ السیرۃ*، (بیروت، عالم المعرفۃ، سن ندارد)، 178- 177؛ ابو عثمان عمرو بن بحر جاحظ، *الحیوان*، تحقیق: عبدالسلام ہارون، ج6، (بیروت، داراحیاء التراث العربی، 1950)، 202؛ جواد علی، *المفصّل فی تاریخ العرب قبل الاسلام*، ج6، (بیروت، دارالعم للملایین، 1980)، 716۔

35. Ahmad bin Yahya, Blazari, *Ansab al'ashraf*, 250; Jawad Ali, *Al-Mufassal fi Tarikh al-Arab Qabal Islam*, 713.

احمد بن یحییٰ بلاذری، انساب الاشراف، 250؛ جواد علی، المفصّل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، 713۔

36 . Ibn-e Hasham, *Al-Siyrat al-Nabyiah*, 481.

ابن ہشام، السیرۃ النبوّیۃ، 481۔

37. Muhammad Murtaza al-Husaini, Al-Zubaidi, *Taj al-Urus*,Zel-Kalma Najdنجد , (Burit, Dar al-Hudaiah, 1385 SH), np; Al Rowz-ul Anaf, *Alsuhayli*, Vol. 1, 291; Jawad Ali, *Al-Mufassal fi Tarikh al-Arab Qabal Islam*, 734; Muhammad bn Yusuf al-Salihi al-Shami, *Subul al-Huda wal-Irashad fi Sirat Khair al-Abad*, Research: Dr. Mustafa Abdal-Wahid, Vol. 5, (Cairo, np, 1392 SH), 60.

محمد مرتضیٰ الحسینی، الزبیدی، تاج العروس، ذیل کلمہ نجد، (بیروت، دارالھدایۃ، 1385ق)، صفحہ ندارد؛ الروض الانف، السہیلی، ج 1، 291؛ جواد علی، المفصّل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، 734؛ محمد بن یوسف الصالحہ الشامی، سُبُل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، تحقیق: الدکتور مصطفیٰ عبدالواحد، ج 5، (قاہرہ، ناشر ندارد، 1392ق)، 60۔

38. Ibn-e Hisham, *Al-Siyrat al-Nabyiah*, 442.

ابن ہشام، السیرۃ النبوّیۃ، 442۔

39. Muhammad bn Saad, *Tabaqat al-Kubra*, 190.

محمد بن سعد، طبقات الکبری، 190۔

40. Abdul Hussain Al-Amini, Al-Ghadir, Volume 2, (Beirut, Dar al-Kitab al-Arabi, 1397 SH), 9-16.

عبدالحسین الامینی، الغدیر، ج 2، (بیروت، دارالکتاب العربی، 1397ق)، 9-16۔

41 . Marsidin, J. Winz, *Muqadamuht-ul Mughazi*, 20.

مارسدن، ج ونز، مقدمہ المغازی، 20۔

42. Ibn-e- Hishim, *Alsiyrat al-Nabyiah*, Vol. 2, 618; Mehmood Aburiya, *Azwa Ala Sunnahat al-Muhammadiat*, (Qom, Nashr al-Batha, nd), 51.

ابن ہشام، السیرۃ النبوّیۃ، ج 2، 618؛ محمود ابوریہ، اضواء علی السنّۃ المحمدیۃ، (قم، نشر البطحاء، سن ندارد)، 51۔

43. Ibn-e- Hishim, *Alsiyrat al-Nabyiah*, 442; Abu Baker, Bayhaqi, *Dalaial-Nabwa*, Vol. 1, (Burit, Dar al-Nafais, 1406 AH), 90-92.

ابن ہشام، السیرۃ النبوّیۃ، ج 2، 442؛ ابوبکر، بیہقی، دلائل النبوۃ، ج 1، (بیروت، دارالنفائس، 1406ق)، 90-92۔